Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۴۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۲۲ شوال ۱۳۹۴ھ ٭ ۸ نبوت ۱۳۵۳ ہش ٭ ۸ نومبر ۱۹۷۴ء | نمبر ۲۵۶

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کی رضامندی حاصل نہیں ہو سکتی جب تک عارضی تکلیفیں برداشت نہ کی جائیں

مُبارک ہیں وہ لوگ جو رضائے الٰہی کے حصول کی خاطر تکلیف کی پرواہ نہیں کرتے

"بیکار اور نکمّی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی آدمی نیکی کرنے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ نیکی کا دروازہ تنگ ہے۔ پس یہ امر ذہن نشین کر لو کہ نکمی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی اس میں داخل نہیں ہو سکتا کیونکہ نصِّ صریح ہے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (پ ۴) جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیزوں کو خرچ نہ کرو گے اُس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مِل سکتا۔ اگر تکلیف اُٹھانا نہیں چاہتے اور حقیقی نیکی کو اختیار کرنا نہیں چاہتے تو کیونکر کامیاب اور بامُراد ہو سکتے ہو۔ کیا صحابہ کرامؓ مُفت میں اِس درجہ تک پہنچ گئے جو اُن کو حاصل ہوا۔ دُنیاوی خطابوں کو حاصل کرنے کے لئے کِس قدر اخراجات اور تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں تب کہیں جا کر ایک معمولی خطاب جس سے دلی اطمینان اور سکینت حاصل نہیں ہو سکتی، مِلتا ہے۔ پھر خیال کرو کہ رضی اللہ عنھم کا خطاب جو دِل کو تسلّی اور قلب کو اطمینان اور مولیٰ کریم کی رضامندی کا نشان ہے کیا یُونہی آسانی سے مِل گیا؟

بات یہ ہے کہ خُدا تعالیٰ کی رضامندی جو حقیقی خوشی کا مُوجب ہے، حاصل نہیں ہو سکتی جب تک عارضی تکلیفیں برداشت نہ کی جاویں۔ خُدا ٹھگا نہیں جا سکتا۔ مُبارک ہیں وہ لوگ جو رضائے الٰہی کے حصول کے لئے تکلیف کی پرواہ نہ کریں کیونکہ اَبدی خوشی اور دائمی آرام کی روشنی اس عارضی تکلیف کے بعد مومن کو مِلتی ہے۔

مَیں کھول کر کہتا ہوں کہ جب تک ہر بات پر اللہ تعالیٰ مقدّم نہ ہو جاوے اور دِل پر نظر ڈال کر وہ نہ دیکھ لے کہ یہ میرا ہی ہے اُس وقت تک کوئی سچّا مومن نہیں کہلا سکتا۔ ایسا آدمی تو عُرفِ عام کے طور پر مومن یا مسلمان ہے۔ مسلمان وہی ہے جو اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ کا مصداق ہو گیا ہو۔"

(ملفوظات جلد اوّل صـ ۳۶، صـ ۷۵)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۸ نبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۸ نبوت۔ جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی پرسوں غسلخانہ میں گر گئی تھیں جس کی وجہ سے بائیں طرف کی پسلیوں میں ضرب آ گئی تھی ایکسرے سے معلوم ہوا ہے کہ پسلی کی ایک ہڈی میں فریکچر ہے۔ درد کی تکلیف تا حال بہت زیادہ ہے جس کی وجہ سے بے چینی ہے احبابِ جماعت درد و الحاح سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین

شادی کی مُبارک تقریب

ربوہ — محترم کرنل صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب ابن حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی عزیزہ امۃ المصوّر بیگم سلمہا کی تقریب رخصتانہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۷۴ء بروز بدھ بعد نماز عصر محترم کرنل صاحب موصوف کی کوٹھی واقع دار الصدر میں عمل میں آئی۔ ان کی شادی کیپٹن ڈاکٹر مسعود الحسن صاحب نوری حال مقیم کوہاٹ ابن محترم میجر منظور الحسن صاحب نوری آف گجرات کے ہمراہ ہوئی ہے۔ نکاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ۱۹۷۳ء کے موقع پر پڑھا تھا۔

تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآنِ مجید سے ہوا بعد ازاں ایک دوست نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند دعائیہ اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ آخر میں محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔ حضور ایدہ اللہ ناسازئ طبع کے باعث تقریب میں شرکت کے لئے تشریف نہیں لا سکے تھے چنانچہ دولہا اور دلہن قصرِ خلافت میں حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضور نے اجتماعی دعا کرا کے انہیں دعاؤں کے ساتھ رخصت فرمایا۔

ادارۂ الفضل شادی کی اِس مبارک تقریب پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا، نیز حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا، حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا، حضرت بو زینب صاحبہ مدظلہا، محترم کرنل میرزا داؤد احمد صاحب اور آپا بیگم صاحبہ محترمہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ دیگر افراد نیز محترم میجر منظور الحسن صاحب نوری اور آپکے خاندان کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کیلئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۸ نبوت ۱۳۵۳ھش

اشاعتِ اسلام کی راہ میں سب سے بڑی رُکاوٹ

یکم نومبر ۱۹۷۴ء کے روزنامہ "نوائے وقت" میں میاں عبدالرشید نے "نورِ بصیرت" کے مستقل عنوان کے تحت ایک جاپانی نومسلم کا ذکر کر کے اِس امر پر روشنی ڈالی ہے کہ اسے ہدایت کیسے نصیب ہوئی اور کس چیز سے متأثر ہو کر اسے اسلام قبول کرنے کی توفیق ملی۔

ایسے تذکرے ہمیشہ ہی بہت دلچسپ اور ایمان افروز ہوتے ہیں۔ ان سے اسلام کے حسنِ لازوال اور اس میں موجود تسخیرِ قلوب کی بے پناہ قوت کا علم ہوتا ہے اور حسّاس دلوں میں اُس نعمتِ غیر مترقبہ پر حمد اور شکر کے جذبات پیدا ہوتے ہیں جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مسلمانوں کو مالا مال فرمایا ہے۔ لیکن جاپانی نومسلم کے قبول اسلام کی جس وجہ پر انہوں نے روشنی ڈالی ہے وہ بالخصوص موجودہ زمانہ میں انتہائی اہمیت کی حامل ہے اور اس میں خود موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کے لئے کچھ کم سبق مضمر نہیں ہے۔

میاں عبدالرشید اُس جاپانی نومسلم کے قبولِ اسلام کی وجہ خود اُس کے اپنے الفاظ میں بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:-

"جاپانی نومسلم علی محمد موری لکھتے ہیں:— لوگ مجھ سے پُوچھتے ہیں مَیں نے اسلام کیوں قبول کیا۔ اٹھارہ برس کی بات ہے، اُن دِنوں مَیں مانچوریا میں تھا۔ (اُس وقت) وہاں جاپان کی حکومت تھی۔ پہلے پہل مجھے پشنگ کے قریب ایک صحرا میں چند مسلمانوں سے ملنے کا موقع ملا۔ وہ بڑی پاکیزہ زندگی بسر کر رہے تھے۔ مَیں نے ان کی طرزِ زندگی اور نظریۂ حیات سے گہرا اثر لیا۔ جُوں جُوں مَیں مانچوریا کے اندر سفر کرتا گیا۔ میرا یہ تأثر اور بھی گہرا ہوتا چلا گیا۔"

(روزنامہ "نوائے وقت" لاہور یکم نومبر ۱۹۷۴ء ص۳)

مندرجہ بالا اقتباس میں جاپانی نومسلم جناب محمد علی موری نے اپنے قبولِ اسلام کی جو بنیادی وجہ بیان کی ہے وہ اسلامی تعلیم کا وہ عملی نمونہ ہے جو انہیں مانچوریا کے علاقے میں بود و باش رکھنے والے بعض چینی مسلمانوں کی زندگیوں میں نظر آیا۔ وہ اُس سے اِس درجہ متأثر ہوئے کہ انہوں نے اسلام کا مطالعہ شروع کیا اور بالآخر اپنا آبائی مذہب ترک کر کے حلقہ بگوشِ اسلام ہو گئے۔ ان کے قبولِ اسلام کی یہ وجہ ایک بہت بڑی حقیقت کی آئینہ دار ہے۔ وہ حقیقتِ عظمیٰ یہ ہے کہ تعلیم کتنی ہی ارفع و اعلیٰ کیوں نہ ہو اس کی اپیل عقل تک محدود ہوتی ہے۔ اُس کا دل پر اتنا اثر نہیں ہوتا کہ انسان اس کی خاطر اپنا آبائی مذہب ترک کرنے پر آمادہ ہو جائے۔ دِلوں کو مسخّر کرنے والا اُس تعلیم کا عملی نمونہ ہوتا ہے۔ اگر ارفع و اعلیٰ تعلیم کے ساتھ اس کا عملی نمونہ بھی ہو تو عقل اور دِل دونوں مسخّر ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ عقلی لحاظ سے قائل ہونے کے بعد اگر کسی کا دِل بھی مطمئن ہو جائے تو پھر ایسے شخص کے لئے قبولِ حق کی راہ میں کوئی روک باقی نہیں رہتی۔ وہ قبولِ حق کی خاطر ہر تکلیف اُٹھانے کے لئے تیار ہو جاتا ہے حتیٰ کہ حق کو قبول کرنے کے بعد حق کی خاطر جان دے دینا بھی اُس کے لئے چنداں مشکل نہیں رہتا۔

موجودہ زمانہ میں اسلام اور مسلمانوں پر زوال اسی لئے آیا کہ انہوں نے اسلام پر عمل کرنا چھوڑ دیا۔ ان کا مسلمان ہونا اسلام کے ساتھ وابستگی کے زبانی دعووں تک محدود ہو کر رہ گیا۔ قول تو ان کا مومنانہ تھا اور عمل کافرانہ۔ قول و فعل کے اِس تضاد کا خود مسلمانوں کو ہی نقصان نہیں پہنچا بلکہ لاتعداد متلاشیانِ حق کو بھی اسلام سے دُور رکھنے کا موجب بنا۔ جب وہ اسلام کا مطالعہ کرتے تو وہ اس کے حُسنِ بے مثال و لازوال سے متأثر ہوئے بغیر نہ رہتے لیکن جب مسلمانوں کے عمل کو دیکھتے تو یہ سمجھنے پر مجبور ہو جاتے کہ یہ اسلام کی تعلیم اپنے تمام تر حسن و جمال اور بے مثال جذب و کشش کے باوجود قابل عمل

اور ان کا عمل و کردار اس سے اُلٹ اور متضاد نہ ہوتا۔ سو گویا اسلام کی صداقت کا قائل ہونے کے باوجود انہیں اسلام قبول کرنے کی جرأت نہ ہوتی۔

اِس کا ثبوت خود روزنامہ "نوائے وقت" ہی کے ایک اَور مضمون نگار یوسف جبریل نے اپنے مضمون بعنوان "قرآن چشمۂ معارف و علوم اور چشمۂ آبِ حیات ہے" میں دیا ہے۔ انہوں نے اپنے مضمون میں اِس امر پر روشنی ڈالی ہے کہ جب یورپ کے دانشوروں نے اسلام کا براہ راست مطالعہ کیا تو وہ اس کی صداقت اور افضلیت کے قائل ہوئے بغیر نہ رہے لیکن مسلمانوں کا اپنا عمل انکے واسطے سدِّ راہ ثابت ہؤا اور گو وہ صداقت کے قائل ہو جانے کے باوجود قبولِ حق کی سعادت سے محروم رہے۔ چنانچہ وہ رقمطراز ہیں:-

"پھر وہ دن آیا کہ تھامس کارلائل (۱۷۹۵ء تا ۱۸۸۱ء) "ہیروز ہیرو ورشپ" (Heroes Hero-worship) کے عظیم مصنف نے کہہ دیا کہ اگر آج دُنیا میں محمدؐ تشریف لے آئیں تو دُنیا کے سارے مسائل حل پذیر ہو جائیں۔ برنارڈ شا (۱۸۵۶ء تا ۱۹۵۰ء) پائے کے تمثیل نگار نے کہا کہ آئندہ ایک صدی میں اگر کوئی مذہب یورپ پر قبضہ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے تو وہ صرف اسلام ہے۔ **لوگوں نے پُوچھا کہ واقعی اگر تُو اسلام کا ایسا ہی مدّاح ہے تو پھر کیوں تُو مسلمان نہیں ہو جاتا؟ جواب دیا کہ اسلام کے موجودہ پیرؤوں کی حالت دیکھ کر قبولِ اسلام کی جُرأت نہیں ہوتی۔"**

(روزنامہ "نوائے وقت" ۳۱ اکتوبر ۱۹۷۴ء صفحات "اشاعت ملّی")

آج بھی دنیا بھر میں اشاعتِ اسلام کی راہ میں سب سے بڑی روک مسلمانوں کی بے عملی ہی نہیں بلکہ بے راہ روی بنی ہوئی ہے۔ جب مغربی اقوام کے سامنے اسلام کی بے مثال و لازوال تعلیم پیش کی جاتی ہے تو ان کے سنجیدہ اور حق کے متلاشی افراد اِس سے متأثر ہوئے بغیر نہیں رہتے لیکن جب وہ بالعموم دُنیا کے مسلمانوں کا اسلامی تعلیم سے یکسر متضاد نمونہ دیکھتے ہیں تو وہ یہ اثر قبول کئے بغیر نہیں رہتے کہ یہ تعلیم قابلِ عمل نہیں ہے۔ وہ یہ سمجھنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ اگر موجودہ زمانہ میں بھی یہ قابلِ عمل ہوتی تو مسلمانوں کی یہ حالت نہ ہوتی کہ وہ خود مغربی اقوام کی طرح ہی بداعمالیوں اور بدکرداریوں کے سمندر میں غرق ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ ایک طرف لَاۤ اِكْرَاهَ فِى الدِّيْنِ کا سُنہری اصول انہیں اپنی طرف کھینچتا ہے اور دوسری طرف خود مسلمان فرقوں کے مابین دین کے نام پر جبر و اکراہ اور ظالمانہ تشدّد کی گرم بازاری انہیں اسلام سے برگشتہ کرنے کا موجب بنتی ہے۔ ایک طرف انسانی اخوّت و مساوات اور شرفِ انسانی کی آئینہ دار تعلیم انہیں اپنا گرویدہ بناتی ہے دوسری طرف وہ جب اسلام کے نام پر قائم ہونے والی مملکتوں میں ہی مسلمانوں کے ہاتھوں مسلمانوں کو قتل ہوتے اور اکثریتی فرقوں کے ہاتھوں اقلیتی فرقوں کی جائیداد و املاک اور مساجد کو نذرِ آتش ہوتے دیکھتے ہیں تو ٹھٹھک کر رہ جاتے ہیں۔ ایک طرف شفقت و رافت کا یہ درس کہ بے زبانوں کو بھی دُکھ نہ دو حتیٰ کہ جانوروں کو ذبح کرنے میں بھی بے رحمی کا طریق اختیار نہ کرو انہیں مسحور کرتا ہے، دُوسری طرف سوشل اور اقتصادی بائیکاٹ کے ذریعہ لوگوں پر عرصۂ حیات تنگ کرنے اور انہیں بھُوکا اور پیاسا مارنے اور بیماروں کو علاج معالجہ کی سہولتوں سے عمداً محروم کرنے کے نظارے انہیں اسلام سے متنفّر کرنے کا موجب بنتے ہیں۔ ایک طرف انتہائی پاکیزگی اور طہارتِ نفس کی حسین تعلیم ان پر وجد کی کیفیت طاری کرتی ہے دوسری طرف انتہائی گھناؤنے معاصی میں مسلمانوں کی غرقابی انہیں ورطۂ حیرت میں ڈالنے کا موجب بنتی ہے۔ جُوئے اور شراب کو رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ قرار دینا انہیں بہت بھلا معلوم ہوتا ہے لیکن جب وہ خود ثقہ قسم کے مسلمانوں کو خود اپنی ہی قوم کی طرح اس شیطانی فعل میں مستغرق دیکھتے ہیں تو ان کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جاتی ہیں اور وہ یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ یہاں بھی وہی معاملہ ہے کہ ہاتھی کے دانت کھانے کے اَور دکھانے کے اَور۔ وہ اسلام کے قریب آنے کے بعد اس سے ایسا دُور بھاگتے ہیں کہ پھر قریب آنے کا نام نہیں لیتے۔

الغرض انتہائی ارفع و اعلیٰ اور سب سے بلند و بالا تعلیم بھی اُس وقت ہی دلوں پر اثر انداز ہوتی اور انہیں فتح کرتی ہے جب اس کی طرف منسوب ہونے والوں کا عملی نمونہ اُس کے مطابق ہو۔ اصل چیز عملی نمونہ ہے۔ اگر یہ نہیں تو کچھ نہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے اور ناقابل تردید حقیقت کہ ——— عمل ہو دین سے عاری تو رہ جاتی ہے چنگیزی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واشنگٹن (امریکہ) میں ایام رمضان اور عید الفطر

عید کی کارروائی ٹیلیویژن پر دکھائی گئی

(مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مبلغ انچارج امریکہ)

رمضان کا بابرکت مہینہ ۱۷ ستمبر بروز منگل یہاں شروع ہوا۔ سب جماعتوں کو ایک سرکلر لیٹر کے ذریعہ پہلے سے اس کی اطلاع کر دی گئی تھی نیز روزہ کے احکام و فرائض پر مشتمل ایک مختصر مضمون بھی شائع کر کے احباب جماعت کو ارسال کیا گیا اور اس مقدس مہینہ میں خصوصی دعاؤں، ذکر الٰہی اور تلاوت قرآن کریم کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ خدائی فضلوں اور رحمتوں کو جذب کرنے کی طرف دوستوں کو توجہ دلائی گئی۔ سحری اور افطاری کے اوقات پر مشتمل ایک چارٹ بھی جماعتوں کو ارسال کیا گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر جگہ احباب جماعت پورے ذوق و شوق سے رمضان کی برکات سے وافر حصہ لینے کی سعی میں مشغول رہے اور بعض مقامات پر درس القرآن کا انتظام بھی کیا گیا۔ ڈیٹن (Dayton) میں مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب باقاعدہ روزانہ درس القرآن دیتے رہے اور نماز تراویح پڑھاتے رہے۔ اس عمر میں ان کا جذبہ تبلیغ قابل رشک ہے خدا تعالیٰ انہیں صحت و تندرستی کے ساتھ زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق دیتا چلا جائے۔

واشنگٹن میں چونکہ روزانہ احباب جماعت کے لئے اکٹھا ہونا اس ملک کے حالات کے مطابق مشکل تھا اکثر دوست تو مسجد سے قریباً ۲۰۔۳۰ میل دور رہتے ہیں اس لئے یہ انتظام کیا گیا کہ ہر اتوار کو افطاری سے دو گھنٹے قبل وہ مسجد میں تشریف لایا کریں چنانچہ ایسا ہی ہوتا رہا۔ افطاری سے قبل درس القرآن دیا جاتا رہا جس میں مکرم صوفی عبد الغفور صاحب، مکرم منور احمد صاحب سعید اور خاکسار نے حصہ لیا نیز خاکسار بخاری شریف کا درس بھی دیتا رہا اور روزہ کے احکام اور رمضان کی برکات پر روشنی ڈالی جاتی رہی۔ احباب جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے خاصی تعداد میں ان میٹنگوں میں شریک ہو کر درس سے مستفید ہوتے رہے۔

افطاری کے سلسلہ میں یہ انتظام کیا گیا کہ ہر اتوار کو ایک دوست کی طرف سے تمام احباب کے لئے کھانا پیش کیا جاتا۔ چنانچہ پہلی اتوار کو ہماری امریکن بہن رشیدہ طٰہٰ (Rasheeda Taha) نے افطاری پیش کی۔ دوسری اتوار کو مکرم منور احمد صاحب سعید کو یہ سعادت نصیب ہوئی۔ تیسری اور چوتھی اتوار کو علی الترتیب مکرم ڈاکٹر عباس احمد صاحب اور مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی طرف سے افطاری کا انتظام کیا گیا نیز جمعۃ الوداع کی شام کو مکرم خلیل الرحمٰن صاحب ابن مکرم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی مرحوم نے احباب کی خدمت میں افطاری پیش کی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ افطاری سے قبل اجتماعی دعا ہوتی جس میں اسلام کی ترقی، غلبہ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے دعا کی جاتی۔

ان میٹنگوں میں احباب جماعت کے علاوہ غیر مسلم دوست بھی بعض اوقات شریک ہوتے رہے اور ان کو اسلامی تعلیمات سے آگاہ کرنے کا موقع میسر آیا۔ چنانچہ ایک یہودی نوجوان جو ایک یونیورسٹی میں یہودیت پر ریسرچ کر رہے ہیں ہمارے ایک احمدی طالب علم محمد نصیب کی دعوت پر تشریف لائے ان سے تبادلہ خیالات ہوا اور بائیبل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بارہ میں پیشگوئیوں سے اُسے آگاہ کیا گیا۔ اس کی معلومات اسلام کے بارہ میں چونکہ معمولی تھیں اس لئے جب اسے تفصیلی رنگ میں اسلامی تعلیمات سے آگاہ کیا گیا خصوصاً اسلامی رواداری، دیگر مذاہب کے انبیاء علیہم السلام پر ایمان اور ان کی عزت و تکریم اور بائیبل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بارہ میں پیشگوئیاں تو یہ امر اس کے لئے نہایت دلچسپی کا باعث ہوا اور اس نے مزید تحقیق کی خواہش ظاہر کی۔ چنانچہ مطالعہ کے لئے لٹریچر دیا گیا۔ اسی طرح ہمارے ایک افریقن طالب علم (جو گھانا سے ہیں) کے ساتھ تین عیسائی طالب علم بھی میٹنگ میں شرکت کے لئے آئے ان کو اسلام کے بارہ میں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے بارہ میں معلومات بہم پہنچائی گئیں اور مطالعہ کے لئے لٹریچر دیا گیا۔

اس عرصہ میں ایک عیسائی نوجوان جو پہلے فون پر خاکسار سے گفتگو کرتے رہے مشن ہاؤس آئے اور اسلام کے بارہ میں مزید معلومات حاصل کرنے کے بعد انہوں نے اسلام قبول کرنے کی سعادت حاصل کی۔ یہ نوجوان ایک یونیورسٹی کے طالبعلم ہیں۔ ان کا نام محمد طارق رکھا گیا۔ خدا تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے۔

عید الفطر

رمضان کے اختتام پر مؤرخہ ۱۷ اکتوبر بروز جمعرات عید الفطر کی تقریب منائی گئی۔ اس بارہ میں بھی تمام جماعتوں کو پہلے سے آگاہ کر دیا گیا تھا۔

واشنگٹن میں عید کی نماز صبح ۱۰ بجے ادا کی گئی۔ ٹیلیویژن کا عملہ بھی عید کی کارروائی کو ریکارڈ کرنے کے لئے وقت پر پہنچ گیا اور شروع سے اخیر تک۔ یعنی نماز عید سے خطبہ عید کے اختتام تک مسجد میں رہے اور ساری کارروائی کو ریکارڈ کیا اور شام کے وقت خبروں میں

Ahmadiyya
Center 2141
Leroy Place
Washington D.C

کے الفاظ نمایاں کرتے ہوئے بتایا کہ یہ مسلمانوں کے ایک فرقہ احمدیہ کی مسجد ہے جس میں نماز عید ادا ہو رہی ہے نیز بتایا کہ یہ لوگ اسلامی تعلیمات کی سختی سے پابندی کرتے ہیں، نمازیں پڑھتے اور روزے رکھتے ہیں اور عقائد اور اعمال کے لحاظ سے سچے اور کامل مسلمان ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس طریق سے لاکھوں لوگوں کو احمدیہ مسجد اور مشن ہاؤس سے متعارف ہونے کا موقع ملا۔

خاکسار نے خطبہ عید میں عید الفطر کی فلاسفی بیان کی نیز اسلام میں مذہبی آزادی اور رواداری کی تعلیمات پر روشنی ڈالی۔ آخر میں اسلام کی ترقی اور غلبہ کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کا ذکر کیا گیا۔

خطبہ عید سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اطال اللہ بقاءہ و متعنا بطول حیاتہ کا پیغام عید احباب کو پڑھ کر سنایا گیا جو مندرجہ ذیل الفاظ میں بذریعہ تار موصول ہوا:۔

"دوستوں کو میرا اسلام اور عید مبارک پہنچا دیں۔ متواتر دعاؤں میں لگے رہیں۔ خدا تعالیٰ آپ سب کو اپنی خاص برکات سے نوازے۔"

احباب جماعت کے لئے پیارے آقا کا یہ پیغام عید کی خوشی کو دوبالا کرنے کا باعث ہوا۔ اس کے علاوہ مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کی طرف سے بھی آمدہ عید مبارک کا پیغام احباب کو سنایا گیا۔

خطبہ عید کے بعد اجتماعی دعا ہوئی اور بعد ازاں سب احباب جماعت نے جن میں پاکستانی، امریکن اور افریقن احمدی شامل تھے گلے مل کر ایک دوسرے سے اخوت و محبت اور اسلامی مساوات کا مظاہرہ کرتے ہوئے عید مبارک کا تحفہ پیش کیا۔

لوکل جماعت کی طرف سے اس موقع پر ریفرشمنٹ کا انتظام بھی کیا گیا تھا چنانچہ سب حاضرین نے اس میں حصہ لیا اور ایک گروپ فوٹو پر یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

عید ملاپ پارٹی

مؤرخہ ۲۰ اکتوبر بروز اتوار شام ۷ بجے مشن کی طرف سے ایک عید ملاپ پارٹی کا انتظام کیا گیا جس میں علاوہ احباب جماعت کے غیر از جماعت و غیر مسلم احباب کو بھی مدعو کیا گیا تھا خصوصاً لیرائے پلیس (Leroy Place) جس گلی میں ہماری مسجد اور مشن ہاؤس واقع ہے اس میں رہائش رکھنے والے سب ہمسایوں کو دعوت نامے بھیجے گئے۔ بعض نے تو ذاتی مجبوریوں کی وجہ سے معذرت نامے بھیجے لیکن بعض وقت نکال کر ہماری اس تقریب میں شریک ہوئے اور مشن کی طرف سے ایسی تقریب کے انعقاد کو بنظر تحسین دیکھا اور شکریہ ادا کیا وہ سب عیسائی تھے لہٰذا انہیں اسلام اور احمدیت کے متعلق معلومات بہم پہنچائی گئیں۔ ان کے سوالات کے

(باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک دُرِّ بے بہا ——— آنکھ کا قطرہ

مکرم کیپٹن شیخ نثار احمد صاحب لاہور چھاؤنی

یہ فطرتی بات ہے کہ بچے نے ماں سے کوئی چیز لینی ہو تو روتا اور آنسو بہاتا ہے اور یہ آنسو ماں کی محبت کو جذب کرنے اور اُس کے دل میں ایک بے کلی پیدا کرتے ہیں اور وہ بچے کی خواہش کو پورا کرنے پر مجبور ہو جاتی ہے۔ عورت بھی اس ہتھیار کو خوب جانتی ہے اور اس کے یہی آنسو اس کے مجازی خدا کو اس رنگ میں بے بس کر دیتے ہیں اور اس کے دل پر ایسے اثر انداز ہوتے ہیں کہ وہ اپنی بیوی کی خواہش کو پورا کر کے اپنی محبت کا یقین دلاتا ہے۔ ایک مجبور و بے کس کو جب کسی صاحب استطاعت انسان سے مدد لینے کے لئے اس کے دل کو پسیجنا ہوتا ہے تو وہ عجز و انکساری کیساتھ ساتھ آنسوؤں کو بھی استعمال میں لاتا ہے جس کے نتیجے میں سخت سے سخت دل انسان بھی اُس کے دستِ سوال کو خالی نہیں لوٹاتا۔

تو اس سے انکار نہیں کہ بچہ ماں سے بیوی اپنے خاوند سے اور بے کس انسان صاحب استطاعت انسان سے بات منوانے کے لئے آنکھوں کے چند حقیر قطروں سے کام لیتا ہے جسے ہم آنسو کہتے ہیں۔ لیکن جب یہ آنکھ کے حقیر قطرے خدا تعالیٰ کے حضور گرائے جاتے ہیں تو وہ آنسو نہیں ہوتے بلکہ دُرِّ بے بہا بن جاتے ہیں جن کی مختلف مواقع پر مختلف قسم کی چمک ہوتی ہے۔ ایک موقع پر جہاں یہ چمک قہر بن کر فرعون کو سمندر میں لے ڈوبی وہاں دوسری طرف ابوجہل جیسے دشمن اسلام کو دو معصوم بچوں کے ہاتھوں کیفرِ کردار تک پہنچا دیا کبھی اس چمک نے لیکھرام اور ڈوئی جیسے بدنہاد انسانوں کو عبرتناک موت سے دوچار کر دیا۔ پھر یہ چمک جب خدا تعالیٰ کے پیاروں کیلئے تسلی بنکر ظاہر ہوئی تو حضرت اسمٰعیل کی دعاؤں کے نتیجے میں دنیا کو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا عظیم نبی عطا ہوا جو خاتم النبیین بھی ہے اور رحمت للعالمین بھی۔ جس کی قوت قدسیہ نے حیوانوں کو انسان اور انسانوں کو باخلاق انسان اور باخلاق انسانوں کو باخدا انسان بنا دیا۔ پھر یہ چمک حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے امتی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود اور مہدی موعود جسے کھانے کو بھی روٹیاں دی جاتی ہیں یہ بشارت دیتی ہے کہ

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے
برکت ڈھونڈیں گے۔"

کبھی یہ چمک ایک منحنی نوجوان حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضؓ کو اتنی قوت ارادی اور اولوالعزمی بخشتی ہے کہ اُس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سرہانے کھڑے ہو کر جب کہا:۔

ہیں کروں گا عمر بھر تکمیل تیرے کام کی
میں تیری تبلیغ پھیلا دوں گا بر روئے زمیں
زندگی میری کٹے گی خدمت اسلام میں
وقف کر دوں گا خدا کے نام پر جانِ عزیز

تو کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ کیا افریقہ اور کیا جزائر سب گواہ ہیں کہ اس اولوالعزم نے اپنے اس نیک ارادے کو باون سالہ دورِ خلافت میں کس رنگ میں پورا کیا۔

پھر یہی چمک ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کو ایک ایسا مقام دکھاتی ہے جہاں روحانی اور جسمانی مریض تڑپ رہے ہوتے ہیں بلک رہے ہوتے ہیں اور جسم و روح کا ذرہ ذرہ ایک مسیحا کو پکار رہا ہوتا ہے اور ارشاد ربانی ہوتا ہے "اے نافلہ مسیح موعود آگے بڑھو" جس کے الحمدللہ ہے اور آخر نصرت جہاں سکیم کے ذریعہ اُن روحانی اور جسمانی مریضوں کی اس رنگ میں مسیحائی ہوتی ہے کہ وہ بے اختیار خدا تعالیٰ کی حمد کرتے ہوئے سجدوں میں گر جاتے ہیں اور شکر کے طور پر اپنی سجدہ گاہیں آنسوؤں سے تر کرتے ہیں۔

یہ حقیقت ہے اور اس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں کہ جب انسان اضطراری حالت میں آنکھ کے چند قطرے خدا تعالیٰ کے حضور بڑی عجز و انکساری سے پیش کرتا ہے تو خاردار راستے پھول بن جاتے ہیں اور آگ کی آندھیاں یک لخت سرد پڑ جاتی ہیں وہ اس مصائب کی دنیا میں ایک روحانی سکون حاصل کرتا ہے اور آخرت میں بھی خدا تعالیٰ کے انعامات کا وارث بنتا ہے یہ چند قطرے ہی ہیں جو دعا کرتے وقت گریہ زاری کے ساتھ مل کر خدا تعالیٰ کے فضلوں کو اپنی طرف کھینچتے ہیں اور پھر وہ رحیم و رحمٰن خدا جو ماں سے بھی زیادہ پیار کرنے والا اپنے بندوں کی تڑپ کو نہیں دیکھ سکتا سب کچھ اپنے بندے کو دیتا ہے جو وہ مانگتا ہے۔

پس یہ آنکھوں کا پانی بہت ہی قیمتی ہے بشرطیکہ خدا کے در پر بڑے ہی سوز و گداز۔ تڑپ اور بیقراری سے بہایا جائے۔ خدا تعالیٰ کو گنہگاروں کا رونا بہت پسند ہے چونکہ اس کی سخاوت تقاضا کرتی ہے کہ اس کا بندہ دردِ دل سے مانگے اور وہ اس کی جھولیاں بھر دے خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ۔

یعنی وہ لوگ جو نماز میں روتے اور گڑگڑاتے ہیں فلاح پاتے ہیں اسی بات کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ہی لطیف رنگ میں مثال دے کر سمجھایا ہے آپ فرماتے ہیں:۔

"کیونکہ خدا تعالیٰ غنی بے نیاز ہے اس کے فیوض کو اپنی طرف کھینچنے کے لئے ایسی دعاؤں کی سخت ضرورت ہے جو گریہ اور بکا اور صدق و صفا اور دردِ دل سے پُر ہوں تم دیکھتے ہو کہ بچہ شیر خوار اگرچہ اپنی ماں کو خوب شناخت کرتا ہے اور اس سے محبت بھی رکھتا ہے اور ماں بھی اس سے محبت رکھتی ہے مگر پھر بھی ماں کا دودھ اُترنے کے لئے شیر خوار بچوں کا رونا بہت کچھ دخل رکھتا ہے۔ ایک طرف دردناک طور پر بھوک سے روتا ہے اور دوسری طرف اسکے رونے کا ماں کے دل پر اثر پڑتا ہے اور دودھ اترتا ہے۔ پس اسی طرح خدا تعالیٰ کے سامنے ہر ایک مخاطب کو اپنی گریہ و زاری سے اپنی روحانی بھوک پیاس کا ثبوت دینا چاہیئے تا وہ روحانی دودھ اُترے اسے سیراب کرے غرض پاک و صاف ہونے کے لئے صرف معرفت کافی نہیں بلکہ بچوں کی طرح دردناک گریہ و زاری بھی ضروری ہے۔"

براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۴۱

قرآن کریم کے کمالاتِ عالیہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"قرآن شریف ایسے کمالات عالیہ رکھتا ہے جو اس کی تیز شعاعوں اور شوخ کرنوں کے آگے تمام صحفِ سابقہ کی چمک کالعدم ہو رہی ہے۔ کوئی ذہن ایسی صداقت نہیں نکال سکتا جو پہلے ہی سے اس میں نہ ہو۔ کوئی فکر ایسی برہان عقلی پیش نہیں کر سکتا جو پہلے ہی سے اس نے پیش نہ کی ہو۔ کوئی تقریر ایسا قوی اثر کسی دل پر نہیں ڈال سکتی جیسے قوی اور پُر برکت اثر لاکھوں دلوں پر وہ ڈالتا آیا ہے۔ بلاشبہ صفات کمالیہ حق تعالیٰ کا ایک نہایت مصفا آئینہ ہے۔ جس میں سے وہ سب کچھ ملتا ہے جو ایک سالک کو مدارج عالیہ معرفت تک پہنچنے کے لئے درکار ہے"

(سرمہ چشم آریہ صفحہ ۱۸ حاشیہ)

قرآن پاک کے کمالات عالیہ کے علم حاصل اور اس سے استفادہ کے لئے پوری توجہ اور تدبر سے قرآن کریم کا پڑھنا ضروری ہے جماعت احمدیہ کے جملہ افراد اپنے اس فرض کو شوق سے ادا فرماتے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد

(تعلیم القرآن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جوابات دیئے گئے اور مزید تحقیق کے لئے ان کی خدمت میں لٹریچر پیش کیا گیا بعض دوستوں سے تو رات ۱۲ بجے تک تبادلۂ خیالات ہوتا رہا یہ تقریب جس میں پاکستانی. امریکن. کالے. گورے. افریقن سب ہی شامل تھے خدا کے فضل سے تبلیغی. تربیتی. سوشل تعلقات اور اسلامی اخوت و محبت اور مساوات کے لحاظ سے نہایت ہی کامیاب رہی اور ہر شخص نے اسے سراہا اور پسند کیا.

اس پارٹی کے انتظامات اور کھانے کی تیاری میں محترمہ بیگم صاحبہ میاں مظفر احمد صاحب ان کے ملازم مکرم نذیر احمد صاحب اور محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم منور احمد صاحب سعید نے نہائت ہی محنت اور جانفشانی سے کام کیا خدا تعالیٰ ہمیں اس امر کا بہتر سے بہتر اجر عطا فرمائے.

آخر میں درخواستِ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہماری حقیر اور ناچیز کوششوں میں برکت ڈالے اور ان ممالک میں جلد از جلد اسلام کے غلبہ اور فتح کے دن دیکھنے نصیب فرمائے۔ آمین.

اشاعت اسلام کیلئے

مسابقت کی روح کیساتھ پیش کئے جانے والے انفرادی و جماعتی وعدہ جات

نمبر شمار	انفرادی وعدہ جات قسط نمبر ۳	رقم
۱	مکرم سید قربان حسین شاہ صاحب D.S.P ریٹائرڈ دارالصدر شمالی ربوہ	۴۰۰/-
۲	" سید عبدالسلام صاحب دارالصدر شرقی ربوہ	۳۵/-
۳	" چوہدری فضل احمد صاحب پی.ای.ایس. ریٹائرڈ دارالرحمت شرقی ربوہ	۲۱۱/-
۴	" مولوی محمد حسین صاحب (صحابی) دارالنصر غربی ربوہ.	۴۴/-
۵	" چوہدری نادر علی صاحب انسپکٹر تحریک جدید دارالنصر غربی ربوہ	۶۵/-
۶	" حکیم عبدالرحمٰن شاہ صاحب دارالرحمت غربی ربوہ	۴۷/-
۷	" حکیم حفیظ الرحمٰن سنوری صاحب دارالعلوم غربی	۱۰۵/-
۸	" چوہدری علی اکبر صاحب باب الابواب ربوہ	۳۱۸/-
۹	" منیر الحق صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی	۱۱۱/-
۱۰	" بشیر احمد صاحب قمر مربی سلسلہ سرگودھا	۲۴/-
۱۱	" بشیر احمد صاحب اختر دارالرحمت ربوہ	۲۳/۵۰
۱۲	" کیپٹن خادم حسین صاحب فیکٹری ایریا ربوہ	۲۵/-
۱۳	" محمود احمد صاحب ناصر راولپنڈی	۳۳۴/-
۱۴	" غلام احمد صاحب بدوملہوی ربوہ	۲۰/-

جماعتی وعدہ جات

نمبر شمار	نام جماعت	رقم وعدہ
۱	جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر	۸،۰۰۰/-
۲	" " نفیس نگر فارم (سندھ)	۵۹۰/-
۳	" " نور نگر فارم سندھ.	۳۸۳/-

(وکیل المال صاحب اوّل)

قائدین مجالس توجہ فرمائیں

مالی سال ۳۱ر اکتوبر کو ختم ہو گیا ہے. اس لئے قائدین مجالس جمع شدہ چندہ کی رقوم بذریعہ چیک ڈرافٹ. یا منی آرڈر فوری طور پر مرکز بھجوائیں. اپنے پاس جمع نہ رکھیں.

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

مکرم محمود احمد صاحب راجپوت سائیکل ورکس نیلا گنبد لاہور یکم نومبر ۱۹۷۲ء سے بوجہ بندش پیشاب میو ہسپتال میں داخل ہیں. نالی کے ذریعہ پیشاب میں خون بھی آرہا ہے. تکلیف اور کمزوری کافی ہے. احباب جماعت انکی کامل صحت کیلئے درد دل سے دعا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں.

ملک سعادت احمد بشیر ان انٹرنیشنل لمیٹڈ بند روڈ لاہور.

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیں (مینیجر)

پرانی اور "لاعلاج" امراض کی کیورز (CURES) کے نتائج (۲۳) (۲۳)

مکرم جناب محمد یعقوب صاحب سابق سیکرٹری مال چک ۷۶ ب ضلع لائلپور نے لکھا "مجھے بواسیر کا عارضہ تھا دوا پائلز کیور (PILES CURE) کے استعمال سے آرام آگیا" بیماری کا نام لکھکر متعلقہ کیور ولٹریچر مفت طلب کریں فی کیور مکمل کورس -/۱۰

کیور ہومیو میڈیسین کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۶ / ۶۰۷

قرآن پاک ـــــ عزت اور شرف حاصل کرنیکا ذریعہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"اگر ہم اس دنیا میں عزت اور شرف حاصل کرنا چاہتے ہیں. اگر ہمارے دل میں یہ خواہش ہے کہ ایک طرف ہمارا رب ہم سے راضی ہو جائے اور دوسری طرف آئندہ نسلیں بھی ہمیں نیک نام سے یاد کریں ہمارے لئے دعا کرنے والی ہوں اور خدا کے حضور گڑگڑانے والی ہوں کہ اے خدا اُن لوگوں پر اپنی زیادہ سے زیادہ رحمتیں نازل کرتا چلا جا. تو ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم قرآن کریم کو سیکھیں. جانیں اور اس کی اتباع کریں. اور اس کو ہر وقت اپنے سامنے رکھیں. اسی لئے میں نے قرآن کریم سیکھنے اور سکھانے کی طرف جماعت کو توجہ دلائی تھی.

(الفضل ۲۷ جولائی ۱۹۶۶ء)

احباب جماعت کو چاہیئے کہ اپنے بچوں کو قرآن مجید سکھائیں. ناظرہ بھی پڑھائیں. ترجمہ بھی سکھائیں اور اس کے تفسیری مطالب سے بھی آگاہ کریں یہی دنیا و آخرت میں عزت و شرف پانے کا راستہ ہے. اللہ تعالیٰ تمام احباب کو توفیق بخشے آمین.

ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد

(تعلیم القرآن)

اعلان نکاح

"مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے خاکسار کے بھانجے عزیز ڈاکٹر داؤد احمد طاہر ابن مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب طاہر کا نکاح احمدیہ ہال میگزین لین میں گیارہ اکتوبر ۱۹۷۲ء کو خطبہ جمعہ سے قبل عزیزہ شگفتہ شاہین صاحبہ بنت خواجہ محمد یوسف صاحب سے دس ہزار روپیہ مہر پر پڑھا.

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بابرکت کرے آمین عزیزہ شگفتہ شاہین کے نانا جان (سیٹھی محمد اسحاق صاحب) کے والد کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تین سو تیرہ اصحاب میں شامل ہونے کا فخر حاصل تھا." نسیم سیفی ربوہ

ضرورت

۱۔ ایک ایکسرے ٹیکنیشن (ریڈیوگرافر) جو کہ کام میں اچھی طرح ماہر ہو.
۲۔ دو ڈرائیور برائے ایمبولینس. ریٹائرڈ فوجی ہو اور کافی لمبا تجربہ رکھتا ہو.

خواہشمند حضرات فوری طور پر مندرجہ ذیل پتہ پر ملیں. اپنے ہمراہ مقامی پریذیڈنٹ کی تصدیق ضرور لا دیں.

شفا میڈیکو ۔ چوک مو ہسپتال لاہور

آئینۂ ایّام:-

آج کی بعض خبروں کا خلاصہ

• پانچ افراد بینائی سے محروم

کراچی ۶ر نومبر- دیسی شراب پی کر ہلاک ہونے والوں کی تعداد بڑھ کر ۶۳ ہوگئی ہے۔ پولیس نے فوری طور پر دیسی شراب کی فروخت کے ڈیڑھ سو مرکز سربمہر کر دئیے ہیں۔ سول ہسپتال میں دیسی شراب کے باعث ابتر حالت میں جو لوگ داخل کئے گئے ہیں ان میں سے پانچ افراد بینائی سے محروم ہوگئے ہیں۔ ڈاکٹروں نے بتایا ہے کہ ان پانچوں افراد کی بینائی بحال ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے۔ پولیس نے دیسی شراب کا کاروبار کرنے والے ایک سو تیس افراد کو ڈیفنس آف پاکستان رولز کے تحت گرفتار کر لیا ہے۔ حکومتِ سندھ نے اس سلسلہ میں محکمہ ایکسائز کے ۹۴ ملازموں کو بھی فوری طور پر معطل کر دیا ہے۔

(امروز ۷ر نومبر ۷۴ء صا)

• تیس دن میں رپورٹ پیش کرنے کا حکم

کراچی ۶ر نومبر- کراچی میں دیسی شراب پینے سے کثیر التعداد لوگوں کے ہلاک ہونے کے واقعہ کی تحقیقات کے لئے حکومتِ سندھ نے جو ٹربیونل مقرر کیا ہے اس سے کہا گیا ہے کہ تحقیقات شروع ہونے کے بعد تیس دن کے اندر اندر اپنی رپورٹ پیش کردے۔

(پاکستان ٹائمز لاہور ۷ر نومبر ۷۴ء ص۳)

• کوئلہ کی کان کا حادثہ

کوئٹہ ۶ر نومبر- حکومتِ بلوچستان نے اخبارات میں شائع ہونے والی اس خبر کی تردید کی ہے کہ گزشتہ اتوار کو کوئلہ کی ایک کان میں دم گھٹنے سے ۲۹ افراد ہلاک ہوگئے۔ محکمہ معدنیات حکومتِ بلوچستان نے ایک پریس نوٹ جاری کیا ہے جس میں اس خبر کو غلط اور گمراہ کن قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ اصل واقعہ یہ ہے کہ کوئلہ کی کان میں صرف دو اشخاص کی موت واقع ہوئی ہے نہ کہ ۲۹ کی۔ حادثہ کا اصل سبب معلوم کرنے کے لئے تحقیقات کا حکم دے دیا گیا ہے۔ (پاکستان ٹائمز ۷ر نومبر ۷۴ء ص۳)

• پٹواری رشوت لیتے ہوئے گرفتار

گجرات ۶ر نومبر- آج ایک پٹواری خضر حیات کو محمد اکبر سے ساٹھ روپے رشوت لینے کے الزام میں رانا غلام سرور خاں مجسٹریٹ درجہ اوّل نے گرفتار کر لیا۔ چھاپہ مارنے کے لئے مجسٹریٹ نے دیہاتی کا روپ دھارا اور وہ محمد اکبر کے ساتھ گئے اور محمد اکبر اور پٹواری کی گفتگو کو پاس کھڑے ہو کر سنا۔ جب پٹواری نے روپے لے لئے تو مجسٹریٹ نے اسے پکڑ کر محکمہ انسداد رشوت ستانی کے سپرد کر دیا۔ (امروز ۷ر نومبر ۷۴ء ص۶)

• مسلح افراد نے دو بھائیوں کو زخمی کر دیا

لائلپور ۶ر نومبر- ڈجکوٹ روڈ پر چار مسلح افراد نے حملہ کر کے سبزی منڈی لائلپور کے دو سگے بھائیوں غلام محمد اور محمد یامین کو شدید زخمی کر دیا۔ محمد یامین کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔ غلام محمد نے بتایا ہے کہ وہ اپنے بھائی محمد یامین کے ساتھ سبزی منڈی میں کام کرتا ہے آج تیسرے پہر ہم دونوں کام سے فارغ ہو کر گھر جا رہے تھے کہ چار افراد محمد اشرف، اچھی، عبدالحق اور گلزار نے ہمیں گھیر لیا اور چاقوؤں اور چھریوں سے ہم پر حملہ کر دیا۔ لوگوں نے مداخلت کر کے مجھے اور میرے بھائی کو چھڑایا۔ فیکٹری ایریا پولیس نے مقدمہ درج کر کے تمام ملزم گرفتار کر لئے ہیں۔ عداوت کی وجہ آپس میں مقدمہ بازی بتائی جاتی ہے۔

(امروز ۷ر نومبر ۷۴ء ص۶)

• خشک سالی سے نصف فصل تباہ

چونڈہ ۶ر نومبر- چونڈہ کے تاجر اور بڑے بڑے زمیندار گندم ۵۰ روپے من فروخت کر رہے ہیں جس کے باعث عام لوگ بہت تنگ ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ امسال بدقسمتی سے بارش نہ ہونے کے باعث علاقہ میں ربیع کی فصل کا پچاس فیصد حصہ تباہ ہو گیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ہر یونین کونسل میں گندم کے ڈپو کھولے جائیں تاکہ غریب اور متاثرہ عوام فاقہ کشی کا شکار ہونے سے بچ جائیں۔

(امروز ۷ر نومبر ۷۴ء ص۶)

• بھینس کو بچانے کی کوشش میں ایک شخص ہلاک

پھلوال ۶ر نومبر- بھینس کو بچانے کی کوشش میں ایک شخص ریل کار کی زد میں آ کر اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھا۔ واقعات کے مطابق نواحی چک ۹ شمالی کا ایک شخص نادر ریلوے لائن کے نزدیک اپنے مویشی چرا رہا تھا۔ اچانک ایک بھینس ریلوے لائن کے درمیان جا کھڑی ہوئی جبکہ پھلوال سے راولپنڈی جانے والی ریل کار سامنے سے آ رہی تھی۔ متوفی نے بھاگ کر بھینس کو بچانے کی کوشش کی لیکن خود ریل کار کی زد میں آ گیا۔

(مساوات ۷ر نومبر ۷۴ء ص۲)

جہاں تک ممکن ہو بیرونی جماعتوں کے احباب بڑی عید پر ربوہ میں قربانیاں کروائیں

اہلِ ربوہ قربانی کا زیادہ سے زیادہ گوشت جلسہ سالانہ کے انتظام کو دیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ یکم نومبر ۱۹۷۴ء میں احبابِ جماعت کو تحریک فرمائی ہے کہ اس سال عید الاضحیٰ جو بڑی عید کہلاتی ہے جلسہ سالانہ کے ایّام میں آرہی ہے۔ انشاء اللہ العزیز اس سال عید الاضحیٰ ۲۵ر دسمبر کو ہوگی۔ اس موقع پر جماعت کے دوست ربوہ میں بھی اور بیرون ربوہ قربانیاں دیں گے۔ ایسے احباب جو ربوہ میں قربانی دینا چاہتے ہیں انہیں چاہئیے کہ وہ ایک نظام کے ماتحت قربانیوں کو تین دنوں پر تقسیم کر لیں اور اپنی قربانیوں کے گوشت کا جس قدر حصہ ممکن ہو جلسہ سالانہ کے نظام کو پہنچائیں۔

بیرون ربوہ قربانیاں دینے والے احباب کے بارہ میں حضور نے فرمایا کہ انہیں چاہئیے کہ جہاں تک ممکن ہو اور جہاں تک حالات انہیں اجازت دیں وہ اپنی قربانیاں ربوہ میں کروائیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں دفتر جلسہ سالانہ کی طرف سے یہ انتظام کیا گیا ہے:-

(۱) ربوہ کے احباب اپنی قربانیاں ایک نظام (جو تجویز کر دیا جائے گا، انشاء اللہ) کے ماتحت تین دن کریں گے اور قربانی کے گوشت کا جس قدر حصہ ممکن ہو ناظم گوشت جلسہ سالانہ کو پہنچائیں گے۔

(۲) بیرونی جماعتوں کے احباب کے لئے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ اگر وہ اس موقع پر قربانی کے جانور مرکز میں بھجوانا چاہیں تو وہ صیغہ جلسہ سالانہ کو مطلع کر دیں کہ وہ جانور بھجوانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس صورت میں جانور ۲۴ر دسمبر تک ربوہ میں پہنچا دیئے جائیں۔

اور اگر وہ قربانی کے جانور کی قیمت ادا کرنا چاہتے ہیں تو اس صورت میں بکرے کی قیمت مبلغ ۱۲۰ روپے تا ۱۵۰ روپے اور گائے کی قربانی میں حصہ کی صورت میں قیمت فی حصہ ۵۰ روپے تا ۷۰ روپے ہوگی۔

اس کے مطابق رقوم افسر جلسہ سالانہ کے نام بھجوا دیں انشاء اللہ اُن کی طرف سے اس موقع پر قربانی کروا دی جائے گی۔

(افسر جلسہ سالانہ)

امامِ وقت کا ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں:-

"وہ خدا جس کے ہاتھ میں نجات اور جس کی رضا میں انسان کی دائمی خوشحالی ہے وہ قرآن کی اتباع کے بغیر ہرگز نہیں مل سکتا۔ پس قرآن کریم کا پڑھنا اور اس کا سیکھنا اور اس پر عمل کرنا ہمارے لئے از حد ضروری ہے۔" (خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل ۷ر اگست ۱۹۶۶ء)

(قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

خاکسار کی اہلیہ صاحبہ کو شدید پیٹ درد ہے۔ اپنڈکس کا اندیشہ ہے بخار بھی ہے۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامل اور عاجلہ صحت بخشے اور عمر دراز سے نوازے۔ اللّٰھم آمین

(عبدالمنان شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ساہیوال)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴